بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیٹھنے کی جگہ پہ خارش کے سبب زخم ہو جائیں تو کپڑوں اور نمازوں کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی شخص کو بیٹھنے والی جگہ پر خارش کی وجہ سے زخم ہو جائیں، اور وہ زخم ہلکے پیپ اور خون کے نشان کپڑے پر چھوڑتے ہوں، تو اس صورت میں وہ شخص اپنی نمازوں کی کیسے حفاظت کرے، اور نماز کیسے ادا کرے جبکہ بعض اوقات پورے دن ہی کوئی نشان کپڑوں پر ظاہر ہی نہ ہو اور بعض دن ہلکے پیپ اور خون کے دھبے لگے ہوں؟

جواب

خارِش میں اگر بہنے والی رطوبت نہ ہو، بلکہ صرف چپک ہو، یا اتنی معمولی سی مقدار میں ہو کہ وہ بہنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو بلکہ سوئی کی نوک کے برابر نکل جانے کی وجہ سے کپڑوں پر اپنا نشان چھوڑ جائے، تو دونوں صورتوں میں اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا، اور کپڑا اس سے بار بار چھو کر اگرچہ کتنا ہی بھر جائے، پھر بھی پاک ہے۔ البتہ! اگر خون یا پیپ اتنا نکلے کہ اس میں بہہ کر ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت ہو، جسے وضو یا غسل میں دھونے کا حکم ہے، تو یہ نجاستِ غلیظہ ہیں، اور ان کے لگنے سے کپڑا ناپاک ہو جائے گا، اور وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔

یہ سب اس صورت میں ہے کہ اگر معذور شرعی ہونا ثابت نہ ہو، اور اگر معذور شرعی ہونا ثابت ہو جائے، یعنی نماز کا ایک پورا وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جائے، کہ اس وقت میں تنہا فرض بھی اس طرح نہ پڑھ سکے، کہ خون یا پیپ بہنا رک گیا ہو، تو اس صورت میں معذور شرعی ہو جائے گا، بشرطیکہ روئی وغیرہ کوئی چیز رکھ یا باندھ کر یا کسی اور طریقے سے خون یا پیپ کو بہنے سے روکنے والی صورت ممکن نہ ہو۔ بلکہ اگر روئی وغیرہ کوئی چیز رکھنے یا باندھنے وغیرہ سے خون یا پیپ اگر بالکل تو نہ رکے لیکن بہنا کم ہو جائے، تو اسی طرح کرنا فرض ہے۔ اور پھر جب تک ہر وقت میں کم از کم ایک بار بھی عذر پایا جائے، وہ معذور ہی رہے گا، لہذا جب تک ایک پورا وقت شروع سے آخر تک اس عذر کے آئے بغیر نہ گزرے، اس وقت تک معذور ہی رہے گا۔

اور معذور شرعی والی صورت میں حکم یہ ہے کہ وہ شخص نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ایک بار وضو کرے گا، اور پھر اس نماز کے وقت میں اس عذر والی چیز کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اسی وضو سے نماز وغیرہ ادا کر سکے گا۔ ہاں! اگر وقت کے دوران عذر والی چیز کے علاوہ کوئی اور وضو توڑنے والی چیز پائی گئی، مثلاً پیشاب آیا، یا گیس خارج ہوئی وغیرہ تو اسی وقت وضو ٹوٹ جائے گا۔ نیز جیسے ہی اس نماز کا وقت ختم ہوگا، تو وقت ختم ہوتے ہی اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگلی نماز کے وقت میں دوبارہ وضو کرنا ہوگا، اگرچہ عذر کے علاوہ کوئی اور وضو توڑنے والی چیز نہ پائی گئی ہو۔

نیز اس صورت میں اگر خون یا پیپ اتنا نکلے کہ ایک درہم سے زِیادہ ناپاک ہو جائے، اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر یا بدل کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا، تو دھو کر یا کپڑے بدل کر نماز پڑھنا فرض ہے، اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا، تو دھونا یا بدلنا ضروری نہیں، اُسی حالت میں پڑھے کچھ حَرَج نہیں، اور اگر درہم کے برابر ناپاک ہوا، تو پہلی صورت میں (یعنی جب پتا ہے کہ اتنا موقع مل جائے گا کہ دوبارہ درہم کی مقدار ناپاک ہونے سے پہلے پہلے نماز مکمل کرلے گا، تو) دھونا واجب، اور درہم سے کم ہے، تو سنّت، اور دوسری صورت میں (یعنی جب معلوم ہو کہ دوبارہ پاک کرنے یا کپڑے بدلنے کی صورت میں نماز پوری ہونے سے پہلے پہلے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا، تو) مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔

نوٹ: اگر نجاست پتلی ہو تو درہم کی مقدار یہ ہے کہ ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار کرنے کے بعد اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالا جائے کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے، تو اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہو گا وہ درہم کی مقدار ہوگی۔ اور اگر نجاست گاڑھی ہو جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے "خارش وغیرہ کے دانوں پر خالی چپک ہے کپڑا اس سے بار بار لگ کر بہت جگہ میں بھر گیا ناپاک نہ ہوا نہ وضو گیا۔ یہی حالت خون کی ہے جبکہ اُس میں قوتِ سیلان نہ ہو یعنی ظنِ غالب سے معلوم ہو کہ اگر کپڑا نہ لگتا اور اُس کا راستہ کھُلا رہتا جب بھی وہ باہر نہ آتا اپنی جگہ ہی پر رہتا ہاں اگر حالت یہ ہو کہ خون بہنا چاہتا ہے اور کپڑا لگ لگ کر اُسے اپنے میں لے لیتا ہے تجاوز نہیں کرنے دیتا یہاں تک کہ جتنا خون قاصدِ سیلان تھا وہ اس کپڑے ہی میں لگ لگ کر پچھ گیا اور بہنے نہ پایا تو ضرور وضو جاتا رہے گا اور قدر درم سے زائد ہوا تو کپڑا بھی ناپاک ہو جائیگا کہ یہ صورت واقع میں بہنے کی تھی کپڑے کے لگنے نے اُسے ظاہر نہ ہونے دیا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ اول، صفحہ 370، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے "خارِش یا پھڑیوں میں جب کہ بہنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو، کپڑا اس سے بار بار چھو کر اگرچہ کتنا ہی سن جائے، پاک ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 310، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بدائع الصنائع میں ہے "واما اصحاب الاعذار کالمستحاضۃ وصاحب الجرح السائل والمبطون ومن بہ سلس البول۔۔۔ونحو ذلک ممن لا یمضی علیہ وقت صلاۃ الا ویوجد ما ابتلی بہ من الحدث فیہ فخروج النجاسۃ من ھؤلاء لا یکون حدثا فی الحال مادام وقت الصلاۃ قائما" ترجمہ: اور بہر حال عذروں والے جیسے مستحاضہ اور وہ جس کا زخم بہتا ہو، اور وہ جسے دست آتے ہوں، اور وہ جسے مسلسل قطرے آتے ہوں، اور اسی طرح کے اور افراد کہ جن پر نماز کا وقت نہیں گزرتا مگر اس حالت میں کہ اس وقت میں وہ ناقض وضو پایا جاتا ہے، جس میں وہ بتلا ہیں، پس جب تک نماز کا وقت رہے گا، ان حضرات سے نجاست کا نکلنا فی الحال ناقض وضو نہیں ہوگا۔ (بدائع الصنائع، کتاب الطہارۃ، فصل: نواقض الوضوء، جلد 1، صفحہ 126، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے "المستحاضة ومن به سلس البول أو استطلاق البطن أو انفلات الريح أو رعاف دائم أو جرح لا يرقأ يتوضئون لوقت كل صلاة ويصلون بذلك الوضوء في الوقت ما شاءوا من الفرائض والنوافل" ترجمہ: مستحاضہ عورت، اور

جیسے مسلسل پیشاب کے قطرے آنے کی، یا مسلسل پیٹ خراب رہنے کی بیماری ہو، یا ہوا خارج ہونے پر قابو نہ ہو، یا مسلسل ناک سے خون بہتا ہو، یا ایسا زخم ہو جس سے خون بہنا بند نہ ہو، یہ سب لوگ ہر نماز کے وقت کے لیے نیا وضو کریں گے، اور اس وضو سے ایک نماز کے وقت میں جتنے فرائض و نوافل چاہیں ادا کرسکتے ہیں۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 41، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کرسکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کرلے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 385، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

معذور کا عذر کب تک رہے گا اور اس کا وضو کیسے ٹوٹے گا:

بہار شریعت میں ہے "ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کرسکا وہ معذور ہے۔۔۔ جب عذر ثابت ہوگیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ یوہیں تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔۔۔ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔ معذور کا وُضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے، ہوا نکلنے سے اس کا وُضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے، قطرے سے وُضو جاتا رہے گا۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 2، ص 385 تا 387، مکتبۃ المدینہ)

عذر روکنا یا کم کرنا ممکن ہو، تو اس طرح کرنا ضروری ہونے پر جزئیات:

درمختار میں ہے "یجب رد عذرہ أو تقلیلہ بقدر قدرتہ ولو بصلاتہ مومیا وبردہ لا یبقی ذا عذر بخلاف الحائض" ترجمہ: شرعی معذور پر اپنی قدرت کے مطابق اپنے عذر کو ختم کرنا یا کم کرنا واجب ہے، اگرچہ یوں کہ اشارے سے نماز ادا کرلے اور جب کسی بھی طرح اس نے اپنا عذر ختم کرلیا، تو یہ معذور باقی نہیں رہے گا، برخلاف حائضہ کے (کہ وہ خون روک بھی لے، تو حائضہ ہی رہے گی)۔

مذکورہ عبارت کے تحت ردالمحتار میں ہے "ومتى قدر المعذور على رد السيلان برباط أو حشو أو كان لو جلس لا يسيل ولو قام سال وجب رده، وخرج برده عن أن يكون صاحب عذر، ويجب أن يصلي جالسا بإيماء إن سال بالميلان؛ لأن ترك السجود أهون من الصلاة مع الحدث۔" ترجمہ: اور جب شرعی معذور پٹی باندھ کر یا روئی وغیرہ رکھ کر خون وغیرہ بہنے کو روکنے کی قدرت رکھتا ہو یا اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو زخم نہیں بہے گا، کھڑا ہونے کی صورت میں بہے گا، تو اس کو روکنا اس پر واجب ہے اور اسے روک لینے کی صورت میں وہ معذور نہیں رہے گا۔ اور اگر (رکوع و سجدہ کی حالت میں) جھکنے میں بہتا ہو، تو اس پر بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز پڑھنا،

لازم ہے، کیونکہ سجدہ چھوڑ دینا حدث کے ساتھ نماز پڑھنے کے مقابلے میں آسان ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد 1، صفحہ 558، 559، مطبوعہ: کوئٹہ)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ شرعی معذور کے متعلق کیے گئے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "اذا کان احتشاؤہ یردمابہ کما وصف فی السؤال فقد خرج عن حد العذر والتحق بالاصحاء یتوضأ لکل حدث ویغسل کل نجس ویؤم کل نفس ولا یعذر فی ترک الاحتشاء بل ھو فریضۃ علیہ کفریضۃ الصلاۃ... والمسألہ ظاھرۃ وفی الزبر دائرۃ اما تعسرہ فی العجلۃ الدخانیۃ فضلا عن تعذرہ فلا یظھر لہ وجہ فان من سافر فحمل معہ زادہ لا یثقل علیہ القطن ان زادہ وان کان یزعم انہ یخرج بصدمات الحرکۃ فلیطولہ ولیسفلہ ولیربط العضو الی فوق" (ترجمہ: اگر رُوئی رکھنے سے اس کے قطرے ٹپکنے بند ہو جاتے ہیں، جیسا کہ سوال میں بیان کیا تو وہ عذر کی حد سے نکل گیا اور صحیح افراد کے ساتھ شامل ہوگا۔ ہر حدث (اصغر) کے بعد وضو کرے جہاں نجاست لگی ہو اسے دھو ڈالے اور ہر ایک کی امامت کرا سکتا ہے اس سے رُوئی نہ رکھنے کا عذر قبول نہ ہوگا، بلکہ نماز کی طرح روئی رکھنا بھی اس پر فرض ہے۔۔۔ مسئلہ ظاہر ہے اور (تمام) کتب میں موجود ہے بھاپ سے چلنے والی گاڑی میں مشکل پیش آنے، نہ کہ متعذر ہونے کی بظاہر کوئی وجہ نہیں، کیونکہ جو آدمی سفر کرتے ہوئے زادِ راہ لے جاتا ہے وہ اگر اس میں رُوئی کا اضافہ کر لے تو کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔ اور اگر اس کا خیال یہ ہے کہ گاڑی کی بار بار حرکت سے رُوئی نکل جائیگی تو وہ اسے لمبا کر کے نیچے کی طرف کرے اور اوپر کی طرف سے عضو کو باندھ دے۔) (فتاوی رضویہ، جلد 4، صفحہ 368، 369، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

عذر کی حالت میں کپڑے پاک کرنے وغیرہ سے متعلق جزئیات:

فتاوی عالمگیری میں ہے: اذا کان بہ جرح سائل۔۔۔ان کان بحال لو غسلہ یتنجس ثانیا قبل الفراغ من الصلاۃ جاز ان لا یغسلہ وصلی قبل ان یغسلہ والا فلا ھذا ھو المختار" ترجمہ: جب بہنے والا زخم ہو، اور حالت یہ ہو کہ اگر وہ کپڑوں کو پاک کرے، تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی دوبارہ کپڑے ناپاک ہو جائیں گے، تو جائز ہے ان کپڑوں کو پاک نہ کرے اور انہیں پاک کرنے سے پہلے ہی نماز پڑھ لے، اور اگر ایسا نہ ہو (بلکہ پاک کپڑوں میں نماز پڑھی جا سکتی ہو) تو اب رخصت نہیں ہوگی، یہی مختار ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، باب النجاسۃ واحکامھا، جلد 1، صفحہ 46، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "رہا کپڑا اگر سمجھتا ہے کہ پاک کپڑا بدل کر فرض پڑھے گا تو اُس کے ایک درم سے زائد بھرنے سے پیشتر فرض ادا کرلے گا جب تو اُس پر لازم ہے کہ ہر وقت پاک کپڑا بدلے اور اگر جانتا ہے کہ فرض پڑھنے کی مہلت نہ ملے گی اور کپڑا پھر اُتنا ہی ناپاک ہو جائیگا تو اُسے معافی ہے اُسی کپڑے سے پڑھے، لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (اللہ تعالٰی کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔)" (فتاوی رضویہ، جلد 4، صفحہ 375، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے "معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زِیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی

نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے اگرچہ مصلی بھی آلودہ ہو جائے کچھ حَرَج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنّت اور دوسری صورت (یعنی نماز پڑھنے تک پھر سے بقدر مانع ناپاک ہونے) میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔ "(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 387، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی عالمگیری میں ہے "والصحيح أن يعتبر بالوزن في النجاسة المتجسدة وهو أن يكون وزنه قدر الدرهم الكبير المثقال و بالمساحة في غيرها وهو قدر عرض الكف" ترجمہ: صحیح قول یہ ہے کہ جرم دار (گاڑھی) نجاست میں وزن کا اعتبار کیا جائے گا۔ یعنی اس کا وزن ایک بڑے درہم (جو کہ ایک مثقال کے برابر ہوتا ہے) کے برابر ہو۔ اور مائع نجاست میں اس کا اعتبار پھیلنے کی جگہ سے کیا جائے گا۔ اور وہ ہاتھ کی ہتھیلی کی چوڑائی کے برابر ہے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 45، مطبوعہ: کوئٹہ)

اس کے ساتھ نماز کا حکم بیان کرتے ہوئے بہار شریعت میں ہے "نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زِیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیتِ اِستخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی مگر خلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔ "(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 389، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5442

تاریخ اجراء: 10 ربیع الآخر 1448ھ/22 ستمبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net